79

جلسہ سالانہ۔ بعض ضروری ھدایات

(فرمودہ ۸ دسمبر ۱۹۲۲ء)

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چونکہ جلسہ سالانہ قریب آنے ولا ہے اور اس موقع پر جیسا کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ ہی لوگ آتے رہے ہیں۔ اس دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم امید کرتے ہیں کہ لوگ زیادہ آئیں گے۔ اس لئے اس عرصہ میں کہ اب جلسہ کے آنے میں دو اڑھائی ہفتہ باقی ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ ان خدمات کے لئے تیاری شروع کر دیں جو ان کے سپرد کی جائیں۔ سب سے پہلے ان کارکنوں کو مخاطب کرتا ہوں جو قادیان میں جلسہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ خواہ وہ افسر جلسہ ہوں یا ان کے نائب جن کو مختلف صیغوں پر مقرر کیا گیا ہے۔ کہ سب سے بڑا کام جو ایسے بڑے اجتماع کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ ہر قسم کے سامان یا تو موجود ہونے چاہئیں یا سہل الحصول ہوں۔ بعض دفعہ انسان ایک حد مقرر کرتا ہے۔ اور وقت پر وہ حد غلط ثابت ہوتی ہے۔ اور اس طرح سامان میں کمی ثابت ہونے سے تکلیف ہوتی ہے پس سامان مہیا کرتے وقت یہ سوچنا چاہیے کہ ہمیشہ کے اندازوں سے زیادہ اندازہ مدنظر ہو۔ اگر چیز خریدی نہ جائے تو دکانداروں کے پاس اتنے ذخیرے ہونے چاہئیں جو وقت ضرورت مہیا ہو سکیں۔ اور دکاندار اس قسم کے معاہدات کے لئے تیار ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کو گاہکوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

دوسری بات جو ذخیرے کے علاوہ ہے۔ یہ ہے کہ کام کے اہل منتخب کئے جائیں ہر ایک قسم کے کام کرنے والوں سے کام لینے اور ان سے واقف لوگوں ہی کو مقرر کیا جانا چاہیے۔ مثلاً باورچیوں اور نان پزوں سے کام وہی شخص لے سکتا ہے جو ان سے کام لینے کا تجربہ رکھتا ہو۔ اگر طالب علموں سے کام لینا ہے تو اس کے لئے علیحدہ واقف شخص کی ضرورت ہے۔ اگر حساب کا کام ہے تو کسی حساب دان کی ضرورت ہے چلنے پھرنے کا کام ہے تو ایسا ہی شخص انتخاب کرنا چاہیے جو چلنے پھرنے میں مشاق ہو۔ غرض ہر ایک کام کے لئے اس کا اہل منتخب ہونا چاہیے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے لائق ہونا اور چیز ہے اور کسی کام کا اہل ہونا اور چیز۔ لائق کے معنی ہر کام میں لائق ہونے کے نہیں ہیں۔ بلکہ لائق کے یہ معنی ہیں کہ جو کام وہ کر رہا ہے اس میں وہ لائق ہے۔ ایک مدرس لائق ہے۔ ایک آڈیٹر لائق

ہیں ایک ڈاکٹر اور ایک وکیل لائق ہے۔ لیکن اس لیاقت کے یہ معنی نہیں کہ لائق وکیل ایک ڈاکٹر کا بھی کام کر سکتا ہے۔ اور ایک لائق ڈاکٹر ایک لائق ایڈیٹر کا کام بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک ماہر اپریشن کرنے والا ڈاکٹر ڈاکٹری کی تعلیم بھی نہ دے سکتا ہو۔ بہت لوگ ہیں جو اس امتیاز کو نہیں سمجھتے کہ جو کسی کام میں لائق ہو وہ سب کاموں میں لائق نہیں ہوتا۔ پس جس کسی کام پر کسی شخص کو لگایا جائے۔ چاہیئے کہ وہ شخص اس کام میں لائق ہو۔ ورنہ مہمانوں کو تکلیف ہوگی۔ اور کام بھی خراب ہوگا مثلاً ایک شخص اگر آریوں کے مقابلے میں اچھی تقریر کر سکتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اچھا حساب دان بھی ہو۔ اگر اس کو حساب دیا جائے گا تو ممکن ہے کہ اس سے ہزار ڈیڑھ ہزار کا نقصان ہو جائے۔ اس صورت میں اس نقصان کا گناہ اس شخص کے ذمہ بھی ہوگا جس نے اس کو اس کام کے لئے منتخب کیا۔ پس غور کے بعد اور سوچ کر انتخاب ہونا چاہیئے۔ یہ سچ ہے کہ بعض دفعہ سوچ کر انتخاب ہوتا ہے اور پھر بھی غلطی ہو جاتی ہے مگر اس کا یہ نتیجہ نہیں ہونا چاہیئے کہ سوچ کر انتخاب کرنا ہی عبث ہے۔ اگر انتخاب کے بعد بھی غلطی ہو جائے تو اس میں جو صدمہ ہوتا ہے اس کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔ کیونکہ اپنی طرف سے کوشش کی گئی ہے اور اپنی طرف سے دیانتداری سے کام کیا گیا ہے۔ پھر اگر غلطی ہوتی ہے تو یہ شخص سزا کا مستحق نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انتخاب میں سوچ سے کام نہ لیا جائے۔ اور پھر خراب نتیجہ نکلے تو ایسا شخص سزا سے نہیں بچ سکتا۔ پس آدمیوں کے انتخاب میں یہ اصول مدنظر رکھنا چاہیئے کہ وہی آدمی انتخاب ہو جو اس کام کا اہل ہو۔ اگر ایک شخص انسپکٹر مقرر کیا جاتا ہے تو اس میں یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ وہ ایسا شخص ہے کہ لوگ اس کا ادب کرتے ہیں بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ صبح سے شام تک چل پھر بھی سکتا ہے کہ نہیں۔ تاکہ وہ مہمانوں کی تکلیفات کو دیکھ سکے۔ اگر روپیہ کے خرچ کے لئے کسی شخص کو مقرر کرنا ہے تو ضروری ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ روپیہ کا حساب کتاب بھی رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ کئی لوگ ہیں کہ ان میں حساب رکھنے کا مادہ نہیں ہوتا۔ لوگ میرے پاس امانتیں رکھ جاتے ہیں۔ اب تو میں روپیہ محاسب کے دفتر میں بھیج دیتا ہوں پہلے ایک عرصہ تک میں اپنے ہی پاس رکھتا تھا۔ کئی دفعہ غلطی ہوئی اور مجھ کو چھ سات ہزار روپیہ بھرنا پڑا وجہ یہ کہ مجھ میں یہ ہمت نہیں ہے کہ ایک کاپی ہر وقت جیب میں رکھوں اور جب کوئی روپیہ لے تو اس کو فوراً نکال کر درج کروں۔ جس طرح میں دے کر بھول سکتا ہوں اسی طرح ایک شخص لے کر بھی بھول سکتا ہے۔ اب میں امانت کا روپیہ محاسب میں بھجواتا ہوں اور اب مجھ کو ایک پیسہ بھی بھرنا نہیں پڑتا۔

پس یہ خطرناک غلطی ہے کہ کام کے اہل نہ منتخب کئے جاویں۔ بعض لوگ چل پھر نہیں سکتے۔ ان کو بٹالے میں مہمانوں کے استقبال کے لئے بھیجنا غلطی ہے۔ بعض لوگوں کو بھیجا گیا اور ہر ایک

مہمان نے شکایت کی جب ہم اترے تو وہاں کوئی نہ تھا۔ حالانکہ وہاں ایسے آدمی جانے چاہئیں جو ایک ایک دو گھنٹہ ایک ہی جگہ کھڑے رہ سکتے ہوں اور پھر چل پھر سکتے ہوں اور اس کے ساتھ لمبا انتظار بھی کر سکتے ہوں۔ جو شخص انتظار میں گھبرا جاتا ہے وہ استقبال نہیں کر سکتا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ لوگ ان کو پہچانتے ہوں اور فوراً اتنے بڑے انبوہ میں ان کے پاس آجائیں اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمانوں کو ڈھونڈیں ورنہ مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے لئے وہ آدمی درکار ہیں جو لالٹین کے پاس کھڑے رہ کر لمبے عرصہ تک انتظار کر سکتے ہوں اور گھبرائیں نہیں۔ یکوں وغیرہ کے انتظام کے لئے وہ شخص بھیجا جائے جو صابر ہو۔ پچھلے سے پچھلے سال جس شخص کے ذمہ یہ کام تھا وہ دفتر میں تو خوب کام کر سکتا ہے۔ مگر یہ کام اس سے نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے فساد ہو گیا۔ پس کام کرنے والوں کے انتخاب میں لوگوں سے مشورہ لیا جائے۔ اور پرانے لوگوں سے جو کام کرتے رہے ہیں مشورہ کیا جائے اور پھر اہلیت کو دیکھ کر لوگوں کو منتخب کیا جائے۔

اس کے بعد قادیان کی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ باہر سے جو مہمان آتے ہیں۔ ان کے لئے جگہ کی تنگی ہوتی ہے۔ مہمان خانہ میں تو آنے والوں کا پچاسواں حصہ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ اس لئے مختلف لوگوں کے مکانوں میں انتظام کیا جاتا رہا ہے۔ پس اب بھی جن لوگوں کے پاس زائد مکان ہیں وہ حسب معمول یا تو اپنے سارے کے سارے مکان مہمانوں کے لئے خالی کر دیں یا بعض حصہ منتظمین کو سپرد کر دیں۔ دوسری نصیحت یہاں کے عام لوگوں کے لئے یہ ہے کہ اخراجات جلسہ بڑے ہوتے ہیں باہر کے لوگوں کی طرف سے جلسہ کے لئے ہزاروں روپیہ آتا ہے اس میں ہمارا چندہ بھی زیادہ ہونا چاہیئے ایک تو احمدی ہونے کے لحاظ سے ایک مقامی اور میزبان۔ گو جو لوگ آئیں گے وہ مہمان تو خدا کے ہوتے ہیں مگر ہمارے بھی مہمان ہیں۔ کیونکہ ہم قادیان میں رہتے ہیں۔ پس بہ لحاظ قادیان کے باشندے ہونے کے اور کیا بہ لحاظ یہاں رہنے کے جو لوگ ہجرت کر کے یہاں آئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس میں چندہ دوسروں کی نسبت زیادہ دیں اور اس معاملہ میں میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ فراخ دلی سے حصہ لیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ کارکن میسر آجائیں۔ اس کے لئے ہمارے احباب کو اپنی خدمات کو پیش کرنا چاہیئے کیا ہمارے احباب چند دنوں کے لئے اپنے کاروبار کو نہیں چھوڑ سکتے اگر نہیں تو یہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کے لئے بہت دیر کے لئے اپنے کام چھوڑ سکتے ہیں۔ روزے میں کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ کھانے کے وقت کو پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے صبح کا کھانا دس بجے کی بجائے چار بجے کھا لیا جاتا ہے۔ اور شام کا کھانا اپنے وقت پر لیکن اگر ایک شخص اتنا توقف بھی نہ کر سکے۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خدا کے لئے ایسا شخص بھوک پیاس کو برداشت کر سکتا ہے۔ پس اس طرح خدا تعالیٰ کے حکم اور

اس کے نبی اور مامور کے ارشاد اور بلاوے کے ماتحت لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں۔ کیا ہم ان کی خدمت کے لئے چند روز کے لئے تھوڑا وقت نہیں نکال سکتے؟ اگر نہیں تو پھر کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم سارا وقت خدا تعالیٰ کے لئے نکال سکتے ہیں یہ تو قربانیوں کا مزا چکھنے کے طور پر ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنا کام چھوڑ کر بھی افسروں کے سامنے خدمات پیش کریں کہ وہ وقت پر ان کو انتخاب کرلیں۔ ورنہ اگر دیر کے بعد پیش کریں گے تو انتخاب کرنے اور کام سمجھنے میں دقت ہوگی۔ اس لئے ابھی سے پیش کرنا چاہیے۔

سوائے دکانداروں کے کہ ان کے لئے یہ ایام خاص اوقات میں سے ہیں۔ دکاندار بھی اپنی دوکانداری کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کر سکتے ہیں مثلاً اس طرح کہ چیزیں فروخت کرنے میں وہ اتنا نفع نہ لگائیں کہ لوگ اس کو لوٹ سمجھیں۔ یہ ان کی خدمت ہے اور پھر دکان اس وقت لگائیں جس وقت مہمان جلسہ کے وقت سے فارغ ہوں اور اس وقت دکان بند کردیں جب مہمانوں کے جلسہ گاہ میں جاکر تقریریں سننے کا وقت ہو۔ یہ بھی خدمت ہے۔ کیونکہ اگر تقریروں کے وقت میں دکان لگائیں گے تو بعض کمزور طبیعتوں کے جلسہ میں جانے میں روک پیدا ہوگی۔ پھر دکانداروں کی یہ بھی خدمت ہے کہ جب مہمان آئیں تو یہ خوش خلقی سے ان سے بات چیت کریں اگر وہ سختی بھی کریں تو یہ نرمی اختیار کریں۔ کیونکہ انکی حیثیت گاہک ہی کی نہیں مہمان کی بھی ہے اگر ان سے کوئی چیز مہمان طلب کرتا ہے اور وہ ان کے پاس نہیں تو یہی نہ کہدینا چاہیے کہ میرے پاس نہیں بلکہ مہمان کو بتا دینا چاہیے کہ فلاں جگہ سے یہ چیز ملے گی۔ اور اگر ہو سکے تو وہاں سے لے دینی چاہیے یہ بھی ان کی خدمت ہے۔

غرض دکانداروں کو چھوڑ کر باقی لوگوں کو اپنے اوقات اپنے کاروبار سے فارغ کرکے افسروں کے سپرد کر دینے چاہئیں۔ تاکہ وہ مناسب خدمات سپرد کردیں۔ پھر بیرون جات سے آنے والوں اور یہاں کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس اجتماع کے موقع پر دعاؤں کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ دعا تو اس وقت بھی ہوتی ہے مگر جو پہلے کی جائے وہ زیادہ مقبول ہوتی ہے اس لئے شریعت نے استخارہ پہلے رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بوجھ پڑ جائے تب تو مصیبت میں لوگ اس کو پکارتے ہی ہیں۔ لیکن یہ شخص پہلے سے اپنے آپ کو میری مدد کا محتاج سمجھتا ہے۔ پس اس لئے پہلے ہی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو پہلے جلسوں سے زیادہ ترقیات اور اتحاد و اتفاق جماعت اور علوم روحانیت کی ترقی کا موجب بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی خدمت کے پورا کرنے کی توفیق دے اور ایسے رستہ پر چلنے کی توفیق دے کہ ہمارا انجام بخیر اور اس کی رضا پر ہو۔

(الفضل ۱۴؍ دسمبر ۱۹۲۲ء)

❀ ❀ ❀